گھر سے جب زوّارِ دو منزل گیا
مجرئی! جنّت کا رستہ مل گیا

کیا شہادت کی خوشی تھی شاہ کو
زخم جو کھایا بدن پر کِھل گیا

سینۂ اکبرؑ پہ واں برچھی لگی
گھر میں یاں، ماں کا کلیجا چِھل گیا

ق

تھے علی اکبرؑ عجب رشکِ چمن
کربلا کو لطفِ جنّت مل گیا

بات کی جب پھول منہ سے جھڑ پڑے
مسکرائے جب تو غنچہ کِھل گیا

ق

شہسوارِ دوشِ احمدؐ کا پسر
قید میں پیدل کئی منزل گیا

بیڑیوں سے پنڈلیاں زخمی ہوئیں
طوق سے نازک گلا چِھل چِھل گیا

رو کے آسائش نہ دیکھا عمر بھر
جو گیا دنیا سے وہ بے دل گیا

قہرِ حق تھا غیظِ عباسِؑ علیؑ
شیر کے نعروں سے جنگل ہل گیا

کہتے تھے شہ، مل گئے ہم خاک میں
اے فلک! بتلا تجھے کیا مل گیا؟

شکر اللہ تخت پر بیٹھے علیؑ
جلوہ فرما حق ہوا دل کِھل گیا

پنجتن کا واسطہ دے کر انیسؔ
جو خدا سے تم نے مانگا، مل گیا